www.KitaboSunnat.com

محمد مسعود عبدہٗ

شہید کے اپنے اصل مستقر کی طرف کوچ کی روئیداد

زبان حال و قال سے

شہادت

جو تمغۂ سعادت عید بنی

حسب معمول یکم مئی ۱۹۹۰ء کی نماز فجر مجلس تحقیق اسلامی کی تین منزلہ عمارت کے درمیانے حصہ میں مخصوص جائے سجود میں ماہنامہ "محدث" کے مدیر اعلیٰ حافظ عبدالرحمن مدنی صاحب نے پڑھائی۔ نماز کے مسنون اذکار سے فراغت کے بعد مجھ سے مخاطب ہوئے!

"آپ کو معلوم ہے مولانا خالد سیف صاحب شہید ہو گئے!" "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن"

شہادت کی خبر سننے کا ردعمل خبر سنانے والے کے قلبی تاثرات کی وجہ سے اس خبر سے بالکل مختلف ہوتا ہے، جس کا بھیانک نام "موت" ہے۔

اس لئے کہ شہید کی شخصیت کے لئے اس لفظ کا استعمال کلام الٰہی قرآن حکیم میں (جو ہمارا دستور حیات ہے) منع فرمایا گیا ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

(البقرۃ/۱۵۴)

جو اللہ کے رستہ میں قتل کر دیئے جاتے ہیں انہیں مرے نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں شعور نہیں۔

مگر خبر سناتے ہوئے مدنی صاحب کا اضمحلال، غم و اندوہ اور قلبی اضطراب اتنا زیادہ تھا کہ میں دم بخود رہ گیا۔

اسی اضطرابی کیفیت میں ہی شہید سے اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ہمارے ہی جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ) میں تعلیم مکمل کی تھی پھر یہیں متعلم سے معلم حتی کہ ناظم دفتر بھی رہے۔ بڑے ذہین اور اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل تھے۔ اپنے ہاں ہی کلیۃ الشریعۃ سے امتیازی حیثیت میں کامیابی حاصل کی۔"

ابھی میرا ذہن اسلاف میں استاد و شاگرد کے باہم پاکیزہ رشتوں، محبتوں، شفقتوں کی روشنیوں سے گذرتے ہوئے دورِ حاضر میں اس کی جھلک پر مرتکز ہوا ہی تھا کہ مدنی صاحب کے سلسلۂ گفتگو نے پھر میری توجہ اپنی طرف مبذول کر لی۔

"میں تو وطن سے باہر تھا لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ خالد صاحب رمضان المعظم میں کافی بیمار رہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق "بیماری مسلمان کے گناہ کا کفارہ ہوتی ہے۔"

گویا خالد صاحب نے پہلے تو بیمار رہ کر اپنے گناہ معاف کروا لئے پھر رمضان شریف کی طاق راتوں میں مسلسل اللہ رب العزت سے شہادت کی آرزو پوری ہونے کی دعائیں کرتے رہے۔ یہی دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں عید سے تین دن پہلے جہادِ افغانستان میں شامل ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ اللہ نے ان کی مراد پوری کر دی وہ شہید ہو گئے یہ ان کی عیدِ سعید ہے۔ شہادت کا تمغہ پا کر وہ حقیقی خوشی پا گئے۔ عید کے یہی معنی تو ہیں ....، پھر یہ تو ایسی خوشی ایسی لذت کہ انسان اسے پانے کے لئے اللہ رب العزت سے بار بار اس دنیا میں لوٹنے کی خواہش کرتا ہے۔ شہید کی آرزو ہوتی ہے کہ وہ بار بار شہادت کی لذت سے لطف اندوز ہو۔ یہی حدیث میں مذکور ہے۔ میں خاموشی سے سب کچھ سن رہا تھا۔ دل سوچنے لگا۔ شہادت کی لذت کیسی ہو گی؟ لطف کیسا ہو گا! مسرت کیسی ہو گی؟ عقل نے کہا ہے جو بات تیرے بس کی نہ ہو اُسے سوچا نہ کر۔

پھر مدنی صاحب نے اپنا روئے سخن نمازیوں کی طرف کیا۔

"میں نے اس شہادت کی خبر رات گئے اخبارات میں بھجوا دی تھی۔ اپنے بیٹے حافظ حسین کو چند دیگر نوجوانوں کے علاوہ اپنے یہاں کے بزرگ مولوی احمد دین کے ہمراہ اپنی گاڑی میں گوجرانوالہ روانہ کر دیا تھا۔ کہ شہید کا جسدِ خاکی سیدھا لاہور لے آئیں۔ کیونکہ جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ) ان کی مادرِ علمی ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ شہید کا جسدِ خاکی پہلے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ اسلامیہ میں لایا جائے۔"

اسی دوران ان کی چھوٹی صاحب زادی آئی اور کہا۔ ابو فون آیا ہے۔

اس اطلاع نے ان کے اضمحلال کو فوراً توانائی میں بدلا۔ اٹھے مسجد سے نکلے۔ ان کے بعد ہی دوسرے نمازیوں کے ساتھ میں بھی دوسری منزل پہ واقع مسجد سے نیچے صحن میں اتر آیا۔ مدنی صاحب کے ادارہ میں بالکل نووارد ہونے کی وجہ سے میری آنکھیں اور علم دونوں خالد صاحب سے نا آشنا تھے، اس عظیم الشان تعارف نے ان کے بارے میں مزید فکری قربت کا شوق بڑھایا۔ میں اسی شوقِ تجسس میں صحن سے ملحق سڑک پہ نکلا تو مولانا اکرام اللہ ساجد صاحب کے صاحب زادے انعام اللہ صاحب سے علیک سلیک ہوئی میرے استفسار پہ انہوں نے بتایا:

محمد خالد سیف صاحب نوجوانوں کو جذبۂ جہاد سے سرشار کرنے والی تحریک مجاہدینِ اسلام کے بانی تھے، اور امیر بھی۔ جامعہ لاہور الاسلامیہ کے طلباء کو مارشل آرٹ کی تعلیم دینے میں پیش پیش رہتے تھے۔ مختلف روحانی ریاضتوں اور ورزشوں کے علاوہ نشانہ بازی کی بھی تربیت دیتے تھے۔ جدید آلاتِ حرب کے بارے میں معلومات حاصل کرنا پھر ان کے استعمال کی مساعی ان کا خصوصی مشغلہ تھا۔ اسی بناء پر وہ اپنی چھٹیاں ہمیشہ افغانستان کے مراکزِ جہاد میں گذارتے۔

دریں اثناء محمد خالد سیف صاحب کے دیرینہ رفیق پروفیسر مسعود اقبال صاحب نائب مدیر ماہنامہ "نداء الجہاد" بھی تشریف لے آئے۔ انہوں نے انعام اللہ صاحب کی گفتگو سے سلسلہ جوڑتے ہوئے کہا:

ابو خالد محمد خالد سیف "شہید"۔۔ ماہنامہ "الجہاد"، جو ڈیکلریشن کے بعد "نداء الجہاد" کے نام سے شائع ہو رہا ہے، کے ناشر بھی تھے، نگران بھی۔

خالد صاحب کے جذبۂ جہاد پہ مزید روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا۔ محمد خالد سیف صاحب کا اپنا وجود جہاد کی مکمل تحریک تھا۔ ان کا خیال تھا کہ وہ مسلمان ہی کیا؟! جو اسلام کی عظمتوں کی حفاظت نہ کر سکے!

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا عہد و پیمان کرنے کے بعد ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ توحید و رسالت سے اپنی وفا کا ثبوت پیش کرنے کے لئے ہر لمحہ ظاہری و معنوی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہتھیاروں سے مسلح رہے۔ نیز دفاع کے تمام اصولوں سے واقف ہو۔ جب سے ملتِ مسلمہ جذبۂ جہاد سے تہی دامن ہوگئی ہے۔ بہت سی اقوام عالم نے انہیں باوقار اقوام کی فہرست سے خارج کردیا ہے۔ عظمتِ رفتہ کو پھر پانے کے لئے ایک ہی راہ ہے۔ اللہ کی رضا کے لئے مرنا، اللہ کے دین کی عظمت کے تحفظ میں اپنا سب کچھ قربان کردینا تمغۂ اللہ برحستہ" ۔

شہید کا ایک ایک حرف اپنی سچائی کی بنا پر دل میں اتر رہا تھا شوقِ شہادت عظمتِ جہاد کے اعتراف کے امتزاج سے پیدا ہونے والی کیفیت کی گرفت میں تھا کہ دور جامعہ رحمانیہ کے لاؤڈ سپیکر سے یہ اعلان فضاؤں میں گونجا۔

ابوخالد محمد خالد سیف شہید کا جسد خاکی جامعہ میں پہنچ چکا ہے۔ نوجوانانِ ملتِ اسلامیہ کے اس گل سر سبد محمد خالد شہید کے جسدِ خاکی کی الوداعی تقریب یہیں سرانجام پائے گی۔

اعلان سنتے ہی میں بھی جامعہ جانے کے لئے مدنی صاحب کے برادرِ خورد حافظ عبدالوحید صاحب کی گاڑی میں سوار ہوگیا۔ وہاں پہنچا تو دیکھا۔ جامعہ کے دروازہ پر مجاہدینِ افغانستان کی ایمبولینس کھڑی ہے۔ صحن میں داخل ہوتے ہی مدرسہ کے شفا خانہ کے سامنے برآمدہ میں شہید کے جسدِ خاکی کے اردگرد مقامی شخصیات، طلباء، افغانستان کے مجاہد ساتھی دائیں اور بائیں کھڑے تھے۔ اللہ کی فوج کے ان غازیوں کی وضع قطع اور لباس میں اپنی انفرادی شان تھی۔ آنکھوں میں شجاعت و عزیمت اور چہروں پہ جلال و جمال عام روائتی فوجیوں سے یکسر مختلف تھا۔ میں ان کے جذبۂ ایمان سے متاثر و مرعوب شہید کی چارپائی تک پہنچا۔

شہید کا سر سفید رومال سے ڈھکا ہوا تھا پورے جسم پر خاکی رنگ کا کمبل مقدس خون کی پپڑیاں شہید کا بستر بن رہی تھیں اور چہرہ خاک و خون سے اٹا پڑا تھا۔

یقین مانیئے میں نے اپنی زندگی میں بہت سے مرنے والوں کے چہروں پر چھائی ہوئی بھیانک خاموشی دیکھی۔ مردہ جسموں کو دیکھ کر خوف و عبرت کا احساس میرے دل میں ابھرا لیکن اس شہید کے چہرہ کو دیکھ کر مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے اس چہرہ کو مسرتوں کی انجمنوں سے سجا دیا گیا ہے اس جسدِ شہید کو دیکھا تو اسے گلے لگا کر اللہ تعالیٰ سے دل میں ایسی ہی شہادت ملنے کا احساس جاگا۔

سالک مرحوم کے چند شعر یاد آئے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵
مجاہدوں کے بازوئے فلک فگن عجیب ہیں
بہادروں کے پنجہ ہائے تیغ زن عجیب ہیں
چشم ہائے خوں چکان و بے کفن عجیب ہیں
مجاہد و شہید کے یہ بانکپن عجیب ہیں

حیات بھی حیات ہے، موت بھی حیات ہے۔
شہید کو دیکھ کر دل نے کہا۔
تمہیں دفاع و احترام دین کے ذمہ دار ہو۔
جو تم نہ ہو تو اس کی بنا، نا استوار ہو۔
تمہاری تیغ ضامنِ نظامِ کائنات ہے ۱

شہید کے جسد کو ایسی ہی عزت و عظمت کے اعتراف میں ڈوبا ہوا ان کا ہر رفیق دیکھ رہا تھا۔

اسی اثناء میں حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب نے شہید کے چہرہ سے محبت کے ساتھ رومال ہٹایا اور اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا ...... یہ موت نہیں۔ یہ تو بڑی رشک کی زندگی ہے۔ شہید کا تو جنازہ نہیں ہوتا۔ کفن بھی نہیں ہوتا۔
شہید کے خون کی خوشبو تو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے"
مدنی صاحب اس عالم باعمل کے بارے میں جسے انہوں نے مسلسل ایک سال نہیں دو سال نہیں تقریباً ۸ سال تک زیورِ علم سے آراستہ کیا تھا۔ اور اپنے جامعہ کے طلباء میں جذبۂ جہاد منتقل کرنے کی دن رات تربیت دی تھی۔
حاضرین کو والہانہ انداز میں شہید کے سینے میں لگی ہوئی گولی کے گھاؤ کو دکھا کر ان الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کر رہے تھے۔
یہ دیکھیے انہوں نے دشمنوں کے مقابلہ میں سینہ بسینہ مقابلہ کرتے ہوئے شہادت پائی ہے۔ اللہ ایسی نعمتِ عظمیٰ سے ہر ایک مسلمان کو سرفراز فرمائے۔
وہ نعمتِ عظمیٰ جس کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواہش کی۔
ایسی نعمتِ عظمیٰ جس کے بارے میں صادق و مصدوق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جنتی جنت میں داخل ہو کر بھی ایسی نعمت کو پانے کی تمنا کرتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید خالد کو کفن کی ضرورت نہیں مگر... ایک دو چادریں سر اور قدم ڈھاپنے کیلئے ہم ڈال دیں تو ہرج کیا ہے -؟"

انہوں نے ناظمِ جامعہ مولانا یوسف صاحب کو لٹھا لانے کے لئے کہا۔ اس اثنا میں جناب شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ صاحب اور پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب بھی تشریف لے آئے۔ ہر آنے والا شہادت کے واقعاتی پس منظر کی تفصیل کا خواہاں شہید کے رفیقِ جہاد ذاکر اللہ صاحب سے محوِ گفتگو ہو رہا تھا۔ کہ شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب نے بلند آواز میں فرمایا۔ شہید کے جسدِ خاکی کو جلد سے جلد آخری مستقر کے سپرد کرنے ان کے آبائی گاؤں میں بھیج دینا چاہیئے۔

اس دوران ناظم صاحب لٹھا لے آئے۔ مگر وہ چوڑائی میں کم تھا۔ یکایک مدنی صاحب کو احرام کے ان کپڑوں کا خیال آیا۔ جس میں انہوں نے عمرہ کیا تھا۔ اپنے صاحب زادے حافظ حسن کے ذریعے منگوائے ایک خون کے بستر کے نیچے بچھایا۔ دوسرا شہید کو اوڑھایا۔ پاس کھڑے ہوئے ابو خالد محمد خالد سیف شہید کا بھائی بے قابو ہو کر رو دیا تو لوگوں نے کہا۔ بھائی رو نہیں۔ تمہارے لئے تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ تم شہید کے بھائی ہو۔ مدنی صاحب نے جملہ پورا کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر شہید بھی ایسا جس نے دشمنوں سے رُوبرو مقابلہ کرتے ہوئے سینہ پہ گولی کھائی ہے ... مگر آنسو آنا تو طبعی بات ہے بالکل طبعی۔ اس کے ساتھ ہی ان کی آواز بھرائی پلکوں پہ ہلکی سی نمی نے خود ان کے دل کی کیفیت بیان کر دی۔

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ صاحب نے پھر جسدِ شہید کو اس کے مستقر تک جلد پہنچانے کی یاد دہانی کرائی۔

اب شہید کی چارپائی کندھوں پہ تیرتی ہوئی مسجد کے صحن سے گذر کر اُس منبر کے سامنے فرش پر رکھی گئی۔ جس منبر پر کھڑے ہو کر شہید نے کئی دفعہ جہاد کی فضیلت بیان کی، شہادت کی عظمتیں بیان کیں۔ آج وہ سب کچھ زبانِ حال سے اسی منبر کے سامنے وہی سب کچھ اپنے عمل کی زبان سے دُہرا رہا تھا۔

شیخ الحدیث صاحب سے مدنی صاحب نے دعا کرنے کے لئے کہا۔

حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب نے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا۔ ابو خالد محمد خالد سیف پر اگر کسی کی رقم واجب الادا ہو تو وہ مجھ سے لے، میں سب سے پہلے اپنی رقم معاف کرتا ہوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شہید پر واجب الادا تھی۔

حاضرین نے بھی شیخ الحدیث کے حسنِ عمل کو اپنایا، اس کے بعد شیخ الحدیث سرپرست تحریکِ مجاہدین اسلام حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب نے وہی دعائیں مانگیں، جو نمازِ جنازہ میں پڑھی جاتی ہیں۔ ہر آنکھ آنسوؤں سے بھیگی اور مسجد "آمین" کی آوازوں سے بار بار گونجی۔ دعا کے بعد شہید کے جسدِ خاکی کو پھر اسی ایمبولینس میں سوار کیا گیا۔ جس میں مجاہدین انہیں محاذِ جنگ سے لائے تھے۔

ان کے ساتھ حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب، شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب، حافظ محمد سعید صاحب، مولانا یوسف ناظم جامعہ اور دوسرے معززین بھی سوار ہوئے مگر اس سے پہلے مجھے پروفیسر مسعود اقبال صاحب نے خالد صاحب کے رفیقِ جہاد جناب غازی ذاکر اللہ صاحب سے اسی شام مزید معلومات فراہم کرنے کے لئے تحریکِ مجاہدین اسلام کے دفتر میں ملاقات کا وقت لے دیا۔ اور یہ بھی بتایا کہ "شہید" کو ایمبولینس جس گاؤں (سمبلہ خورد) لے جا رہی ہے وہاں ان کی ڈیڑھ سال پہلے بیاہی بیوی چند ماہ کی بیٹی (طوبیٰ) والد اور والدہ کے علاوہ گاؤں کے لوگ منتظر ہوں گے۔

اس اثناء میں ایمبولینس جامعہ رحمانیہ کی حدود سے نکل کر نگاہوں سے اوجھل ہو چکی تھی۔ میں سوچنے لگا۔ جواں سال شہید کے استقبال کا عجیب منظر ہو گا۔ گاؤں والے ہوں گے آنسو ہوں گے کہ تھمتے ہی نہیں ہوں گے۔ والد کو اپنے جوان بیٹے کی شہادت پہ فخر تو ہو گا۔ مگر شفقتِ پدری کے آنسوؤں کو کون روک سکے گا۔ صبر و تحمل کی چادر اوڑھے بیوہ بیوی چند ماہ کی بچی گود میں لئے شہید کو خراجِ تحسین تو ادا کرے گی لیکن طبعی تقاضوں کے طوفانوں کو کون تھامے گا۔ اور پھر انسانی زندگی کے تمام رشتوں سے افضل ترین رشتے ماں کے دل کی کیفیت کا خیال آتے ہی ایسی ہی ایک ماں کی شان میں کہے ہوئے ماہر القادری کے شعر یاد آگئے۔ ؎

غم زدہ بھی ہے شادماں بھی ہے! شعلۂ گل بھی ہے دھواں بھی ہے
مطمئن بھی ہے سوگوار بھی ہے! کچھ خزاں بھی ہے کچھ بہار بھی ہے
دل میں بیٹے کا داغ رکھتی ہے آسماں پر دماغ رکھتی ہے
حق پر قربان ہوا ہے نورِ نظر ناز کرتی ہے اپنی قسمت پر!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ضرورت ہے اس کو پُرسے کی ہے یہ ماں اک شہید بیٹے کی!

مگر دل نے کہا یہ تو صرف انسان کی سوچیں ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انسانی سوچ اور خیالوں کی حدوں سے بہت دُور شہید تو بارگاہِ الٰہی کی تجلیات میں پہنچ چکا۔ جنتیوں کی آفرین کہتی نگاہوں سے فیضیاب ہو چکا۔ حوروں سے حبذا، مرحبا کے نغمے سن بھی چکا۔

غرض کچھ ایسے ہی خیالوں میں وقت گذرا، ظہر گذری، عصر گذری اور پھر مغرب کی نماز کے بعد راقم جناب پروفیسر مسعود اقبال صاحب کے ساتھ تحریکِ مجاہدینِ اسلام کے مرکزی دفتر میں موجود تھا۔

تحریکِ مجاہدینِ اسلام:

دفتر تحریکِ مجاہدینِ اسلام کی اپنی ہی شان تھی۔ اس کا اپنا ہی جلال تھا۔ ایک چھوٹا سا کمرہ، کرسیوں کی جگہ چٹائیاں، صوفوں کی جگہ صاف فرش، آرائشی سامان کی جگہ سادگی کا حسن۔ اس دفتر کا نہ کوئی دربان تھا، نہ روک ٹوک!

یہاں کمرہ میں چند نوجوان تھے سادہ سا لباس، مشرع چہرے، سچی مسکراہٹ، بے لاگ گفتگو، جو تحریکِ مجاہدین اسلام سے متعلق تھے۔

اور تین صحافی۔ ان کا تعلق اسلامی صحافت سے ہے، ان کی آنکھوں میں صحافت کی رعونت نہیں بلکہ اسلامی اخوت، لباس اور چہرہ۔ سب پر نظر پڑتے ہی دل بے ساختہ کہہ اٹھے یہ سب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبرداروں میں سے ہیں۔ ان کے جرائد میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے عنوان، ان کے جرائد میں دینِ حق کی خاطر قربان ہونے والوں کی عزیمت وعظمت کے تذکرے۔

ذاکر اللہ صاحب "شہید"، ہی کے بارے میں دوسرے صاحبان سے بات چیت کر رہے تھے۔ اس لئے ان سے ہم کلام ہونے کے درمیان مجھے وقفہ ملا۔ تو میری نگاہیں کمرہ میں موجود شخصیتوں میں کسی ایک ایسے صحافی کو تلاش کرنے لگیں۔ جس کا تعلق ان اخباروں یا جریدوں سے ہو جن کے ہاتھوں میں آج کل عوام کے ذہن وافکار کی باگ ڈور تسلیم کی جاتی ہے۔ شاید ان ہی سے کوئی ایک جو ہر بات کو عوام تک پہنچانے کو فنِ صحافت سے انصاف کرنے کے مترادف سمجھتا ہے۔ یہاں اس خیال سے آیا ہو۔ کہ اس شہید کی شہادت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اصل مقصد "العزۃ للہ الحکم للہ" کی تفصیل لکھ کر اسلام دشمنوں کے غلط پروپیگنڈہ کی تردید کرے لوگوں کو بتائے کہ آئینِ الٰہیہ کی بالادستی کے لئے اپنی جان قربان کرنے والے اس شہید کی عزیمت و عظمت کی روداد یہ ہے۔ لیکن افسوس ان میں سے کسی کو بھی صحافت سے انصاف کرنے کا خیال نہیں آیا۔ میرے دل نے کہا۔ کیا فرق پڑتا ہے۔ سچائی وکالت اور دلیل کی محتاج نہیں ہوتی بلکہ خود اپنی دلیل آپ ہوتی ہے۔ افغانستان کی تاریخ مجاہدینِ اسلام نے اپنے خون سے لکھ دی ہے۔ جس کا عنوان بھی ہمیشہ تابندہ رہے گا۔ دنیا کی سب سے بڑی بری، بحری، فضائی قوت روس پر مومن کا جذبۂ ایمان غالب ہے۔ مومن اگر ثابت قدم رہے۔ ہمت شکستہ نہ ہو اللہ کے سوا کسی اور سے خوف زدہ نہ ہو تو اس کی سربلندی لازم ہے۔ شہیدوں کے قافلوں نے ثابت کر دیا اللہ کے وعدے سچے ہیں، عزت، عظمت، بزرگی اور بڑائی صرف اللہ کے لئے ہے۔

اچانک ذاکر اللہ صاحب نے مجھے اپنی طرف مخاطب کرتے ہوئے روداد شہادت بیان کرنا شروع کی۔

رودادِ شہادت:

ہمارا قافلہ ۲۶ رمضان المبارک کی صبح کو افغانستان کی طرف روانہ ہوا۔ ۲۷ رمضان المبارک کی شام کو ہم اسلام آباد کے مغربی جانب قائم معسکر پہنچ چکے تھے۔ جہاں تحریکِ مجاہدین اسلام کے بہت سے رفقاء پہلے ہی موجود تھے۔ انہوں نے اپنے امیر ابو خالد (کنیت) محمد خالد سیف کا استقبال کیا۔ گویا اب ہم وہاں تھے جہاں گیارہ برس سے زیادہ عرصہ گذرا ملحد روسی فوجیں اور اس کے ساتھیوں کا ملحد ٹولہ سب سے زیادہ خطرناک زہریلی گیس، بم اور آگ برسا رہا ہے۔

وہ اقلیمِ شہادت افغانستان جہاں آئینِ الٰہیہ کی بالادستی کو ماننے والے مجاہدین نے الحاد کے طوفان کو روکنے کے لئے ۱۵ لاکھ سے زیادہ شہادتوں کے نذرانے پیش کئے ہیں۔

وہ افغانستان جہاں اس دور میں بھی مجاہدین اسلام نے غزوۂ بدر و احد و حنین کے جذبۂ ایمان و شہادت کی یادیں تازہ کی ہیں۔ ہم نے نمازِ مغرب اسی افغانستان میں ادا کی جہاں اب تک حق و باطل کا معرکہ جاری ہے اور آپ جانتے ہیں کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سایہ میں
نمازِ حق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سایہ میں

۲۷ رمضان المبارک کی رات سے خطِ اوّل پہنچنے کے درمیان کا عرصہ ہمارے امیر محمد خالد سیف پر کتنا گراں تھا۔ میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا، وہ ہر دوسری بات یہی کہتے ہیں۔ میں یہاں۔ اپنی بوڑھی ماں، باپ سے اجازت لے کر خطِ اول پر پہنچنے اور دشمنانِ اسلام سے مقابلہ کرنے کے مقصد سے آیا ہوں۔ میں نہیں دیکھ سکتا کہ دشمنانِ اسلام کے ناپاک قدم مسلمانوں کے اس ملک میں چلیں پھریں میں اپنی چند ماہ کی بیٹی، اور بیوی کو اللہ کے سپرد کر کے اللہ کی راہ میں شہادت پانے کے لئے آیا ہوں۔۔ مجھے جس قدر ممکن ہو خطِ اول پہ پہنچایا جائے تاکہ میری کلاشنکوف ہو۔ اور دشمنانِ دین کے سینے۔

ایسی ہی بے چینی اور شوقِ شہادت لئے، خالد سیف معسکر طیبہ میں پہنچے ہفتہ کے روز معسکر طیبہ سے اگلی صبح۔ وہ صبح جو خالد سیف کی تمناؤں کی صبح کہیں تو غلط نہ ہوگا۔ عربوں کے معسکر کی زیرِ امارت غازیوں کے اس قافلہ کو ایک جیپ پر سوار ہونے کا حکم دیا گیا۔ جیپ میں اگلی سیٹ پر خالد صاحب کو بٹھایا گیا۔ جیپ اب خطِ اوّل کی طرف رواں دواں تھی کہ اچانک خالد سیف نے جیپ کو روکنے کے لئے کہا۔ جیپ رکی اور خالد سیف صاحب جیپ کے پچھلے حصہ میں چلے گئے۔ جو کھلا تھا۔ اور سوار پر گرد و غبار پڑتی تھی۔

ہم نے انہیں سامنے کی نشست پر بیٹھنے کے لئے اصرار کیا تو کہنے لگے۔ آپ لوگوں کو معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ کی راہ میں چلنے والے مسافر کے جسم پر پڑی ہوئی گرد و غبار اور جہنم کی آگ دونوں جمع نہیں ہو سکتیں۔"

اس جواب کو سن کر کس کو مجالِ گفتگو ہو سکتی تھی ہم سب بھی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے خواہاں سپاہی تھے۔ جیپ چلی۔ اور اسی دوپہر ہم خطِ اوّل کے محاذ پہ پہنچ گئے۔ ظہر اور عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد قادسیہ کے محاذ کے لئے سب سے پہلے نام پیش کرنے والے محمد خالد سیف تھے۔ تقریباً ۴۰۰ یا ۵۰۰ فٹ بلند پہاڑ "حطین" پہ رات کو پہرہ دینا ان کی ذمہ داری طے پائی۔ ایک گھنٹہ چڑھائی کے بعد مدربین سے آس پاس کا جائزہ لیتے ہوئے جب خالد سیف کی نگاہیں جلال آباد پہ رکیں تو انہوں نے اپنے پاس کھڑے امیر سے پوچھا" جلال آباد تو سامنے ہے آپ حملہ کیوں نہیں کرتے؟"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر نے جواب دیا۔ ہم حملہ کر سکتے ہیں اور بفضل اللہ فتح بھی کر سکتے ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ خبردار دشمنوں کے بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو کوئی نقصان نہ پہنچایا جائے اس حکم کی تعمیل ہمیں اپنی جان اور کامیابی سے زیادہ عزیز ہے۔

خالد سیف خاموش ہو گئے۔ اور پھر جس کے دل میں ہر وقت اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ جاگ رہا ہو۔۔۔ وہ کچھ بول بھی کیسے سکتا ہے۔

خالد نے کلاشنکوف لی اور اپنی پوزیشن سنبھال لی۔ عصر کے وقت سے دشمنوں نے گولہ باری شروع کر دی تھی۔ جیسے جیسے اندھیرا چھانے لگا ویسے ویسے ان کی گولہ باری میں اضافہ ہونے لگا۔ رات بھر تا حد نظر، چاروں طرف آگ دھواں، شعلوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ اور پھر سحر سے پہلے ہمیں حکم ملا کہ دشمن نشست کی طرف سے بڑھ رہا ہے پہاڑ سے اتر آؤ۔

حکم کی تعمیل ہوئی۔ ہم دشمن کے نرغہ میں تھے، خطین کے دامن میں پہنچنے کے بعد دشمنوں کی فوجیں ہمارے سامنے تھیں۔ وہ تعداد میں بھی زیادہ تھیں۔ حسب معمول وہ مادی سامانِ حرب میں بھی زیادہ مگر ہمارے جذبۂ ایمان کے سامنے وہ انتہائی کمزور چیز نظر آ رہی تھیں۔

ابو خالد محمد خالد سیف کے ساتھ ہم نے داؤ دباغ کی ایک جگہ کو نئے مورچہ کے لیے نگاہوں ہی نگاہوں میں چن لیا۔ اور دشمن کی نگاہوں سے ان کی گولیوں کی بوچھاڑوں میں گذرے۔ درختوں کی آڑ میں محاذ کے امیر کی ہدایات کے مطابق دس دس فٹ کا فاصلہ چھوڑ کر ہم دس مجاہدین نے اپنی اپنی نشست سنبھال کر دشمن پر گولیاں پر گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ ہمیں یقین ہے ہم نے بہت سے دشمنوں کو ہلاک کر دیا۔ مگر اس اثناء میں ایک گولی۔ خالد سیف صاحب کے دل پہ لگی۔ میں نے صرف اتنا دیکھا۔ کہ سیف صاحب کے ہاتھوں سے کلاشنکوف گری ہے میں دشمن سے نگاہ بھی نہیں ہٹا سکتا تھا۔ مگر مجھے محاذ کے عرب امیر نے حکم دیا۔

ابو خالد۔ کو دیکھو۔ شاید اُسے گولی لگ چکی ہے۔

میں نے حکم کی تعمیل کی۔ دیکھا تو۔ خالد سیف کی گردن ڈھلک چکی تھی کلاشنکوف پاس گری ہوئی تھی۔ میں نے انہیں آواز دی۔ تو ان کا پہلا سوال یہ تھا۔ میری کلاشنکوف کہاں ہے؟ میں نے ان سے کہا۔ کلاشنکوف ہے۔ حالت کی نزاکت کے تحت مجھے ان کو کندھوں پہ اٹھا کر ان کو فوری طبی امداد گاہ پر لے جانے کا حکم دیا گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کندھوں پہ اٹھایا - لہو کے فوارے میری پشت سے ہوتے ہوئے میرے قدموں تک پہنچے - اور پھر ایمبولینس تک پہنچتے ہوئے خالد سیف نہ معلوم اپنے اللہ سے کیا باتیں کرتے ہوئے خاموش ہو گئے، ہمیشہ کے لئے خاموش، ان کی رمضان میں مانگی ہوئی دعائیں قبول ہوئیں شوقِ شہادت نے کامیابی کو چوما -

إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ

یقیناً - اس وقت وہ منکر نکیر - قبر - عالمِ برزخ - قیام حشر - پل صراط اور نہ جانے کون کون سی منازل سے بے خوف گذر کر سبز پرندوں کے لباس میں مقاماتِ اعلیٰ پر تجلیات الٰہی میں - مسند نشین ہو چکے - روداد شہادت ختم ہوئی -

شہادتوں کی بارات :

اس شہادت کی جلو میں سرِ شام آسمان پر چمکتے ستاروں کی طرح ۱۱ سال سے ترتیب پانے والے شہدائے کرام کی بارات تھی - اس بارات کو دیکھ کر میرا دل چاہ رہا تھا - کاش میرا ہاتھ ہو اور لینن، سٹالن، کارل مارکس، ٹالسٹائی، چیخوف اور ان کی فکری اولاد کا گریبان، جو برسوں سے اپنے ایک ہاتھ میں جدید مہلک ترین ایٹمی ہتھیار اور دوسرے ہاتھ میں قلم سے دنیا بھر کے انسانوں کو یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ تمام آسمانی کتابیں، انبیاء اللہ عزوجل اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آئین قرآن و حدیث (نعوذ باللہ) ڈھونگ ہے بلکہ یہ سب ظالم و جابر بادشاہوں، استحصالی جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کا پیدا کردہ ہے جو عوام کو اس ظالم طبقہ کے ظالمانہ نظام کے تختۂ مشق بننے کا عادی بنانے میں افیون کا اثر رکھتا ہے -

میں ان سے پوچھوں -

بتاؤ ان شہیدوں میں سے کون ہے جس نے کسی بادشاہ، کسی جاگیردار یا وڈیرے سے دولت زمین، جاگیر، منصب یا عہدہ حاصل کرنے کیلئے اپنی جان قربان کی ہو -؟

ثابت کرو ان میں سے کسی ایک نے بھی کسی ظالم و جابر کو خوش کرنے یا اپنے پسماندگان کو مراعات دلانے کے لالچ میں تمہارے پٹھوؤں اور تمہاری فوجوں سے ٹکر لی ہو؟ -

تم ایسا ثابت نہیں کر سکتے، لیکن ہر شہید کے خون کا ایک ایک قطرہ ثابت کرتا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تمہارے تمام الزام جھوٹے ہیں تمہارے سارے خیال غلط ہیں۔

- تم جھوٹے نہ ہوتے تو تمہاری فوجوں کو شکست فاش نہ ہوتی تم غلط نہ ہوتے تو نہتے مجاہدین کے ہاتھوں ذلیل نہ ہوتے۔ سچ یہ ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آئین کی حکومت قائم کرنے کے لئے گیارہ سال سے صرف افغان مسلمان ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک کا مسلمان اس جہادِ حق و باطل میں شامل ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی ایک انچ زمین کی تمنا نہیں۔ ان کے جہاد کا مقصد صرف ہر ظالم و جابر حکمران انسان کے مضبوط ہاتھ توڑنا ہے اور دنیا میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عدل و احسان کی حکومت قائم کرنا ہے ہر ملحد و فاسق قوت کو پاش پاش کرنا ہے۔

ان میں سے ہر ایک اپنی جان اپنا مال اپنی اولاد اور پسماندگان کا سودا اپنے اللہ سے کر چکا ہے۔

اُس اللہ سے جو ساری کائنات کا خالق ہے۔ جو تمہارا بھی رب ہے۔ جس کے ہاتھ میں تمہاری بھی زندگی اور موت ہے۔ اب بھی توبہ کر لو۔ تم بھی مسلمان ہو جاؤ۔ اور دُنیا میں دینِ اسلام کا امن و سکون بخش معاشرہ قائم کرنے کا سبب بن کر اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرو۔ سچائی کو ماننا سب سے بڑی جرأت ہے۔ اور سب سے بڑی سچائی یہی ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کے لئے ہی ساری عزتیں اور عظمتیں ہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ ایک دن فتح اسی سچائی کی ہو گی اور افغانستان میں کلمہ طیبہ کا پرچم لہرائے گا۔ اور ضرور لہرائے گا۔

آمین ثم آمین۔

احباب متوجہ ہوں!

ماہنامہ "محدث" خالص علمی، تحقیقی اور اصلاحی مجلہ ہے۔ اس کے لئے نئے خریدار مہیا کر کے، اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر، اس میں اپنے کاروبار کا اشتہار دے کر دنیوی اور اخروی نعمتوں سے بہرہ ور ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ